خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 98

Track 1

Time 58:45

کائنات علم کے علاوہ کچھ نہیں ہے ،اللہ بھی علم ہے اور اللہ کی مخلوق بھی علم ہے

... بسم اللہ

والذین جاھدو افینا لنھدینھم سبلنا...اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ار شادفر ماتے ہیں ...جو لوگ میرے لئے یعنی مجھے پانے کے لئے ،میرے سے قریب ہو نے کے لئے یا میرا عرفان حاصل کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں تو میں ان کے اوپراپنے راستے کھول دیتا ہوں اس آیت مبارک میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کو واضع طور پر بیان فر مایا ہے کہ اللہ تک پہنچنے کا ایک راستہ نہیں ہے بے شمار راستے ہیں۔لیکن اس بے شمار راستوں کے لئے کسی ایک مرکز کا ہو نا ضروری ہے ۔جیسے کراچی شہر ہے اب کراچی شہر میں داخل ہو نے کے لئے ٹھٹھہ سے بھی راستہ ہے ،حیدرآباد سے بھی راستہ ہے ،بلوچستان سے بھی راستہ ہے ،بے شمار راستے ا س وقت تعین ہو ئے جب پہلے سے کراچی شہر موجود ہے ۔اگر کراچی شہر موجود ہی نہ ہو تو راستے زیر بحث نہیں آئیں گے ۔ایک شہر میں داخل ہو نے کے لئے بے شمار راستے ہو سکتے ہیں اور ہو تے ہیں ۔ لیکن ضروری ہے کہ وہ راستے جہاں جاکر ختم ہو ں یا وہ راستے جہاں سے شروع ہوں،وہ کوئی مقام ہو ،اس کا کوئی نام ہو، اس کا کوئی محل وقوع ہو ،اس کی اپنی کوئی پہچان ہو ،اور اگر وہ پہچان کی جگہ نہیں ہے کوئی محل وقوع نہیں ہے اور اسکا کوئی نام نہیں ہے شہر کا تو اگر پچاس راستے بھی نکل جائے توہم یہ نہیں کہیں گے یہ راستے اس شہر کی طرف اس کراچی کی طرف یا لاہور کی طرف جا رہے ہیں ۔اب راستے چلنے کے لئے مرکزیت کا ہونا ضروری ہے ۔اللہ تعالیٰ فر ماتے ہیں والذین جاھدو...جو لوگ کوشش کرتے ہیفینا ...ہمیں حاصل کرنے کے لئے یہ بنیادی بات یہ ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کا ماننا ہے اللہ تعالیٰ کواس طرح ماننا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور ہستی ہے ہی نہیں وجو مخلوق کا سنبھال سکتی ہو ،کو ئی اور ہستی ہے ہی نہیں جو خالق کا وقت پورا کرتی ہو، کو ئی اور ہستی ہے ہی نہیں جو خالق ہو ،صرف اللہ ہے ۔تو پہلے یہ تعین کرنا ہے کہ ایک اللہ ہے وحدہ لاشریک ہے ،اس کا کوئی شریک نہیں اسی نے ہمیں پیدا کیا، اس نے ہمیں زندہ رہنے کے لئے وسائل مہیا کئے ۔وہی ہمیں پیدا کرتا ہے ،وہی ہمیں زندہ رکھتا ہے ،وہی ہمیں موت دیتا ہے ،وہی ہمیں موت دینے

کہ بعد زندہ دوبارہ کرے گاتو پہلے یہ تعین کرنا ضروری ہے کہ ایک اللہ ہے ،ایسا
اللہ جس کا کو ئی شریک نہیں جو ردنہیں ہے، جو راحمن نہیں ہے ،اس کے
علاوہ کو ئی رحمن نہیں ہے ،اس کے علاوہ نہ کوئی رحیم ہے ،اس کے علاوہ نہ
کوئی رب ہے ،اس کے علاوہ نہ کوئی وسائل دینے والا ہے وہ واحد ذات ہے ایک
ہے اللہ قل واللہ احد...اے پیغمبر ؐآپ فر ما دیجئے کہ اللہ ایک ہے ،اس جیسا
کو ئی ہے ہی نہیں ،کوئی تذکرہ میں بات نہیں آسکتی کہ اللہ کے علاوہ ہی بھی
کوئی ہے ،تو پہلے یہ بات تو تسلیم ہو کہ اللہ ہے کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔
اب جب آپ اس تعین کے ساتھ کوئی راستہ چلتا ہے اور اللہ کو تلاش کرنے نکلتا
ہے تو اللہ تعالیٰ یہ فر ماتے ہیں ...عربی آیت ... کہ ہم نے اپنے اوپر لازم کر لیا
ہے کہ ہم اپنے بندے کو اس را ستے پر بندے کولے آئیں گے جن راستوں پر چل کر
بندے ہم تک پہنچتا ہے ،اوروالذین جاھدو...اور وہ ہم لوگ جاھدو...کو شش جہد
کوشش کرتے ہیں فینا ...فینا ...ہمارے لئے ،ہمارے اندر، ہمارے علاوہ کوئی اور
مقصد نہیں ہو تاان کی کو شش کا محور یہ ہو تا ہے کہ ہمیں جس طرح بھی
ممکن ہواللہ کی قربت حاصل کر نی ہے ،جس طرح بھی ممکن ہو ہمیاللہ کا
عرفان حاصل کر نا ہے ،اللہ کو پہچانا ہے ،اللہ کو دیکھنا ہے، اللہ سے باتیکر نا
ہے ،اللہ کی اپنی عرض معروزات پیش کرنی ہے اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے فر
مایا ...کہ جو کچھ تم مجھ سے مانگو میں دو نگا دعابھی کرو میقبول کرو گاوعدہ
ہے اللہ کا تو جب ہم یہ سوچ کر اپنا اہ ذہن بنا کر اللہ وحدہ لاشریک ہے اس
کے علاوہ کوئی ہستی نہیں ہے کو ئی خالق نہیں ہے جب اس کے اندر اس کے
لئے ہم جدوجہد کریں گے تو اللہ تعالیٰ فر ماتے ہیں میں ایسے راستے دیکھا دوں
گا جن راستوں پر چل کر وپ بندے مجھ تک پہنچ جائے گا ،اب یہ راستہ چلنا
راستہ آدمی اس وقت تک نہیں چل سکتاجب تک آپ کو اس راستہ کا ا مکان نہ
ہو ۔ کیونکہ راستے تو دس ہیں ابھی آپ یہاں سے جائیں گے مراقبہ ہال تو سب
کو پتا ہے یہ لانڈھی کو راستہ جا رہا ہے ،یہ گلشن کو راستہ جا رہا ہے ،یہ بلو
چستان کو راستہ جا رہا ہے ،یہ صدر کو راستہ جا رہا ہے یعنی جب تک آپ کو
راستے کے بارے میں علم نہیں ہو گا تو آپ راستہ اختیار نہیں کر سکتے ہیں۔
روزانہ تجربہ کی بات ہے کہ ہم لانڈھی جانے والے لوگ جو ہیں ان کو پتا ہے فلاح
جو روڑجو ہے وہ لانڈھی جا ئے گا وہ کبھی چاولے والی بس میں نہیں بیٹھے گے ۔
صدر جانے والے لوگ وہ جناب کبھی گلشن کی بس میں نہیں بیٹھیں گے ،کیوں
...؟ا سلئے کہ انہیں اس بات کو علم ہے کہ فلاح روڑ کی بس جو ہے فلاح مقام
پر پہنچے گی ،تو اب یہ بات بالکل طے شدہ ہے کہ جب تک راستے کا علم نہیںہو
گا آپ بھٹکتے رہیں گے ہےہو سکتا ہے پہنچ جائیںزیادہ امکان یہ ہے کہ آپ اپنے مقام
پر پہنچ ہی نہیں سکتے ،مثلاًآپ کویہاں سے جانا ہے گلشن اقبال جا نا ہے آپ
بیٹھ گئے بس میں ٹاور کی اب کیا وجہ ہے کہ آپ کیوں اتر گئے کہ نہیں بھئی
مجھے تو گلشن جا نا ہے ، وہ تو کہے گے بھئی یہ تو آپ غلط آگئے آپ کو تو اس
طرف جانا چاہئے اس بس میں بیٹھ جائو،آپ اس بس میں بیٹھ گئے کسی ایسی

بس میں بیٹھ گئے جس نے آپ کو ملیر پہنچا دیا اب وہاں جا کر کہنے لگے بھئی
مجھے تو گلشن جا نا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جب آپ راستہ صیحح اختیار
کریں گے جب ہی آپ منزل تک پہنچ سکیں گے اگر آپ صیحح راستہ اختیار نہیں
کریں گے تو آپ منزل تک نہیں پہنچے گے یہ ہماری ر و ز مرہ زندگی کے
معاملات ہیں۔ہرآدمی اس بات سے واقف ہے او ر اس کی پرکٹس ہے کہ سب
کو پتا ہے میں فلاح بس میں بیٹھوں گا تو فلاح بس میں بیٹھو گا تو لانڈھی پہنچو
گا اور اگر نہیمعلومات ہو تو آپ پوچھتے ہیں ۔کئی بھئی مجھے ٹاور جانا ہے
مجھے کو ن سی بس میں بیٹھنا ہے تو اس پوچھنے کے بعد آپ بس میں بیٹھیں گے
تو آپ صیحح مقام پر پہنچ جا ئیں گے تو یہ تین باتیں اس وقت بیان ہو ئیں ایک تو
یہ راستہ پر چلنے کے لئے کسی مرکز کا تعین ہو نا ضروری ہوتا ہے اگر آپ لاہور
ر ہتے ہیں تو لاہور کا مرکز آپ کے ذہن میں بنے گا یا پنڈی جا رہے ہیں تو پندی
کا مرکز ذہن میں بنے گا یہ ایک مثال ہے اور آپ اگر اللہ کی طرف جارہے ہیں
تو اللہ کے لئے مرکزیت ضروری ہے ۔جب تک آدمی کے ذہن میں اللہ کیمرکزیت
نہیں ہو گی تو وہ راستہ اختیار نہیں کرے گا جو راستہ قدم قدم بڑھا کر اللہ تک
لیجا رہا ہے والذین ...اور وہ لوگ جو میرے لئے جدوجہد کرتے ہے کو شش کرتے
میں ان کو اپنے راستوں کی ہدایت اب راستے سبولنا...یعنی بے شمار راستے آپ
اللہ تک پہنچنے کے اب یہ بے شمار راستوں میں انتخاب کرنا ایک بات کہ انتخاب
کیسے کرے آدمی کون سا راستہ ہے کہ جس راستے پر چل کر میں اللہ سے
رسوائی حاصل کروں ۔اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ کو راستوں کا علم حاصل
ہو ۔جیسا کہ میں نے آپ سے کہا کو ئی گلشن کا راستہ ہے ،کوئی لانڈھی کا
راستہ ہے آپ کو علم ہے تو راستوں کا جب تک علم نہیں ہو گاہم سڑک ہی
نہیں پکڑیں گے ۔تو علم کے لئے ضروری ہے کہ آپ کام کوئی استاد ہو استاد سے
کوئی غیر علم آپ کو حاصل نہیںہوتا، اب جب اللہ کے بندے کے درمیان جو ایک
تعلق ہے مخلوق کا ااور خالق کا اس کے بارے میں جب آپ غور کریں تو آپ کو
ایک ہی بات سمجھ میں آئے گی وہ یہ اللہ اور اس کے بندے کا تعلق علم کے
علاوہ کچھ نہیںہے ۔ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغمبروں یعنی اللہ تعالیٰ نے
جو پیغمبراں کو بھیجا ان پیغمبروں نے ہمیں یہ علم عطا کیا کہ اللہ ہے اور ایک
ہے ۔بھئی حضور ﷺ نے فر مایا اللہ ہے ایک ہے اگرحضورپاکﷺ یہ کہتے دیتے کہ اللہ
دو ہے تو ہم یہ مانے پر مجبور تھے کہ اللہ کو دو ماننے پر لیکن حضور ﷺ نے کہا
اللہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں ہے ۔انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ
توحید پر اللہ کو ایک مانتا ہو تو یہ بات کہ اللہ ایک ہے اس کو ہم علم کے علاوہ
ہم کوئی نام نہیں دے سکتے ۔یعنی ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں نے لاکھوں
کروڑوں سال میں نوع انسا نی کو اس علم سے آشنا کیا کہ اللہ ایک ہے۔ اللہ
ہے، اللہ ہے لیکن اللہ ہے ایک ہے ۔دو چار دس بیس نہیں حضور پاک ﷺ کا مشن
شروع ہوا اسلام کا تو وہ یہی تھا کہ خانہ کعبہ میں جو تین سو ساٹھ بت رکھے
ہو ئے ہیں ہر قبیلہ کا ،ہر ملک کا الگ الگ بت تھا تو حضور پاکﷺ نے یہی بات فر

مائی کہ جو ایک متواتر خبر آرہی ہے آدم سے لیکر اب تک مجھ تک تو یہی ہے اہ
للہ تین سو ساٹھ نہیں ہو تے اللہ تو ایک ہے اور اسی بنیاد پر قریش مکہ نے
حضورپاک ﷺ کی مخالفت کیا اور کہا کہ اللہ تو ایک کیسے ہو سکتا ہے اللہ تو تین
سو ساٹھ ہیں یہ رکھے ہو ئے ہیںسارے خانہ کعبہ میں رکھے ہو ئے ہیں۔تو انہوں
نے کہا نہیں اللہ ایک ہے ۔اور وہ اللہ وہ ہے جو تمہارا رب ہے ۔تمہیں بارش کا
پانی دیتا ہے، تمہیں کھیتی باڑی میں تمہارے کھا نے پینے کی چیزیں پیدا کر تا
ہے ،تمہیں پھل عطا کر تا ہے، تمہیں بچے دیتا ہے ،جوان کر تا ہے ،بوڑھا کر تا
ہے، ہوا دیتا ہے لیکن جب یہ تین سو ساٹھ بت ہیں ان میں تو اتنی بھی صلاحیت
نہیں اگر ان پر مکھی بیٹھ جائے تو یہ اڑا دیں تو ایسی چیز جو پتھر کی ہو اس
میں جان ہی نہ ہو ،تم نے اپنے ہاتھ سے اس کا تراش لیا اس کی آنکھ بنا دی اس
کی انک بنا دی بڑے بڑے کان بنا دئیے ڈراونی شکل بنا دی کوئی اس کو خوبصورت
بنا دیا کوئی موٹا بنا دیاتو وہ کہتے ہیں حضور یہ بتائیے یہ کیسے ممکن ہے
انسانوں کی بنا ئی ہو ئی تصویر خدا کیسے ہوگئی ۔انہوں نے اس بات کو تسلیم
نہیں کیا اب سوچنے کی بات ہے آنکھوں دیکھی بات کو کیوں تسلیم نہیںکیا ۔اپنے
ہاتھ سے انہوں نے پہاڑ میں سے پتھر کاٹا اس پتھر کو تراش کہ اس کی آنکھیں
بنائی ناک کان سب اس کی تصویر بنا ئی اور اسکا نام خدا رکھ دیا ،ببیل اور کیا
کیا نام بے شمار نام آپ نے پڑھیں ہو نگے تاریخ میںان کی سمجھ مییے بات کیوں
نہیں آئی ہمارے ہاتھ کے بنائے ہو ئے مورتیاں خدا کیسے ہو سکتیں ہیں ؟اصول تو
یہ ہو نا چاہئے نہ جو چیز بنا نے والا ہے نہ خالق ہے اب ہم نے ایک تصویربنا ئی
ایک بت بنا یا وہ بت خالق کیسے ہوایا بنا نے والا خالق ہواجس نے تصویر بنائی وہ
خالق ہوا لیکن ان کی سمجھ میں یہ بات نہیںآئی ۔اب سوچنا یہ ہے ان کی
سمجھ میں یہ بات کیوں نہیں آئی ان کی سمجھ میں یہ بات اس لئے نہیں آئی
کہ انہوں نے توحید کا جو علم تھا اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ۔کون کہتا
ہے توحید ان کا جو علم ہے وہ ہی علم ہی نہییے جو پیغمبروں نے ایک لاکھ
چوبیس ہزار پیغمبرو ںنے متواتر اعلان کیا ہے ہم اسے نہیں مانتے ہم تو اس بات
کو مانتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا اس علم کو پوچھتے تھے اور انہوں نے ہمیں یہ
بتایا یہ خدا ہے ۔ اس لئے سارا جھگڑا شروع ہوا آپ دیکھئے حضور پاک ﷺ نے
کیسی کیسی ازیتیں تکلیفیں اٹھا ئیں۔ان کا بائکاٹ کر دیا ،کھا نا پینا بند کر دیا ،
راستے میں کانٹے بچھا دئیے ۔اونٹ کی اوج رکھ دی اور کیا کیا یہ سب آپ کو
سیرت میں ملتا ہے اللہ کے فضل و کرم سے تھوڑا سا سب کوعلم ہے لیکن حضور
پاک ﷺ نے ایک ہی بات فر مائی کہ بات وہی صیحح ہے جو ایک لاکھ چوبیس ہزار
پیغمبر مسلسل کہتے رہے کہ اللہ ایک ہے ۔اور اللہ ایک ہے اور اللہ کا کسی
مادیت سے کسی پتھر سے کسی پانی سے تعلق نہیں ہے وہ ایسی ذات ہے جس
کو ہم شعور میں بیان تو کر سکتے ہیں۔لیکن مظاہرتی شکل میں تصویر بنا کر
اسے پیش نہیں کر سکتے ہیے ایک کوشش ہو تی رہی رسول اللہ ﷺکولوگ
اذیتیں، تکلیفیں پہنچاتے رہے انتہاء یہ ہے کہ وہ حضورکو ہجرت بھی کرنی پڑی

جو لوگ بالکل ابتداء میں اسلام رائج حضرت بلال ہفشی ،حضرت ابوبکر
غفاری ،بڑے بڑے لوگ انہو ں نے کیسی کیسی تکلیفیں اٹھا ئیں اور بالاخر ہوا یہی
کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں نے جو علم نوع انسانی کو عطا تھا اس علم
کو انہوں نے تسلیم کرنا پڑا اور انہوں نے کہا صاحب لا االہ اللہ محمد رسول اللہ
...کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے رسول
اور بندے ہیںتو اس نقطے پر آپ جب غور کریں گے تو یہاں اسی بات آپ کی
سمجھ میں آئے گی کہ جب رسول اللہ ﷺ نے توحید کا اعلان فرمایا تو دراصل ان
بت پرستوں کو اس علم سے آشنا کیا جو علم اللہ کی توحید سے ہے ۔اور جب وہ
علم انہیں حاصل ہوگیا وہ سارے مسلمان ہو گئے ۔ جب تک وہ علم حضور ﷺ کا
پھیلا یا گیا اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃو السلام کا پھیلا یا ہوا علم مسلمانوں کے
اندر منتقل ہو تا رہا مسلمان اس علم پر یقین کرتے رہے تو مسلمان کورعروج
ہوتا رہا مسلمان ترقی کرتے رہے ساری دنیا پر چھا گئے اور جیسے جیسے یہ علم
مدہم ہوا لوگوں کے ذہنوں میں شقوق و شبہات آگئے ۔لوگوں نے اسلام کا نام
ہی تفرکے رکھ لیا۔ اب تو صورت حال یہ ہے اب آپ سے بھی پوچھیں آپ کون
ہیں؟تو آپ یہ نہیں کہتے ہم مسلمان ہیںآپ کہیں گے ہم دیوبندی ہیں ،ایک کہیں
گے ہم بریلوی ہیں ،دوسرے کہیں گے ہم وہابی ہیں ،تیسرے کہیں گے، چوتھے ہم
اہل حدیث ہیں ،اور پانچویں کہیں گے ہم غیر مفلس ہیں ۔اب اسلام کی جو
پہچان ہے وہ یہ نہیں ہے کہ ہم بربلا کہیں ہم مسلمان ہیں ۔دیوبندی بریلوی ہو
نے والے کو کیا کہتے ہیں کتنے تفرکے ہیں پہچان جو ہے وہ ہمارا تفرکہ بن گیا
اسلام ہمارا پہچان ہماری نہیں رہی۔اور انتہاء یہ ہے میں بیٹھا ہوا یہاں سنتا
ہوں مجھے بڑی حیرانی ہو تی ہے اگر دو بندی صاحب بریلوی صاحب کی مسجد
میں چلے جائیتو وہ مسجد ہی دھولوا دیتے ہیں ۔بریلوی صاحب دویوبندی صاحب
کی مسجد میں چلے جائیں تو وہ بھی دھولوا دیتے ہیں تو وہ بھی مسجد دھولوا
دیتے ہیں ۔ایک دوسرے کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے کہ نماز ہی نہیں ہو تی ۔اب
آپ یہ دیکھئے کتنا علم کی کمی ہے ۔حضور پاک ﷺ نے فر ما دیا کہ کافر کو کا فر
نہ کہو حضور پاک ﷺ کیدوسرے جو مذاہب ہیں ان کے علماء کو برا نہ کہو اگر
وہ تمہارے علماء کو برا نہ کہووہ تمہارے علماء کو برا کہیں گے ۔ جس آدمی کو
تم کافر کہتے رہے ہو سکتا ہے وہ اس وقت مسلمان ہو چکا ہو جب آپ کے علم
میں تھا کافر تھا اب آپ نے کہا تو تو بڑا کافر ہے ہو سکتا یہ دیکھ کر اللہ تعالیٰ
نے اسے روشنی دیکھا دی ہو وہ مسلمان ہو گیا ۔تو آپ ایک مسلمان کو کافر
کہتے رہے ہیں۔ہمارے یہاں یہ صورت حال ہے کہ صاحب وہ ایک دوسرے کے
پیچھے نماز نہیںپڑھتے کلمہ طیبہ لا اللہ... کلمہ شہادت بھی وہی ہے اشھدن لا
اللہ... آذان بھی وہی ہے، نماز بھی وہی ہے ،اوقات بھی پانچ ہی ہیں ،نفلیں بھی
وہی ہے ،نماز میں سمع اللہ ...ربنا ...الحمد شریف ...قل واللہ شریف...قل اللہ
شریف ...سبحان اللہ ربی یااعلیٰ...سبحان اللہ ربی العظیم ...بھی وہی ہے۔اب
اس کا مطلب یہ کہ ایک کلمہ وہ ہے دوسرا کلمہ وہ ہو وہ کافر کہلا یا جاتا

ہے ۔اب کو ئی صنعت نہیں ہے ۔نہ کسی دیوبندی صاحب کے پاس ہے وہ جنتی
ہیں ،نہ کسی بریلوی صاحب کو پتا ہے وہ جنتی ہے یہ تو بھئی اندھا کھا تا ہے یہ
تو اللہ کوپتا ہے کون جنتی ہے ۔لیکن ظاہرہ اندازیہ ہے کہ حضور پاک ﷺ فرماتے
ہیںکہ کافر کو کافر نہ کہو یا یہ مسلمان کو ہم کافر کہیں گے تو اب اس کا
مطلب یہ ہوا کہ وہ جو علم ہمیں توحید کا جو ہمیں علم ملا تھا ۔توحید کا جو
طرز تھا کہ مسلمان ایک قوم بن کر متحد ہو کر ایک دیوار کی طرح ہو جائے وہ
علم ہمارے اندردھیرے ،دھیرے، دھیرے دندھلا ہو تا چلا جاتا ہے ۔اللہ تعالیٰ قرآن
پاک میں فرماتے ہیں واعتصمو ابحبل اللہ جمیعا ولا ...کہ اللہ کی رسی کو متحد
ہو کر مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو اور آپس میں تفرکہ نہ ڈالو ...آپس میںتفکرکہ
نہ ڈالو اب حال یہ ہے کہ مسلمان کی علامت بھی یہ ہے تفرکہ کے علاوہ
مسلمان کی کوئی پہچان ہی نہیںہے۔میرے پاس وہاں لندن میں ایک صاحب آئے
انگریزمجھ سے وہ بڑا مجھ پر تنز کیامیرے پاس کو ئی جواب نہیں تھا انہوں نے
کہا میں مسلمان ہو نا چا ہتا ہوںآپ بتائے مجھے کون سا مسلمان کریں گے؟
دیوبندی مسلمان کریں گے؟بریلوی مسلمان کریں گے؟شیاں کریں گے یا سُنی کریں
گے؟آپ مجھے کون سا مسلمان کریں گے؟تومیرے پاس کوئی جواب نہیں تو یہ جو
ہمارے اندر برائی پیدا ہو ئی ہے یہ اصل میں تو حید ہے توحید کا مطلب کیا ہے
توحید کا مطلب ایک اللہ ،ایک قرآن ،اایک رسول ،ایک قوم ،ایک جماعت،ایک امت
مسلمہ ،اور توحید کیسے کہتے ہیں۔تو حید کا مطلب یہ تو نہیں ہے آپ ایک اللہ
کو مان کرمسلمانوں میں دس شاخیں بنا دیں توحید کا مطلب یہ بالکل ہر گز
نہیں ہے اللہ کے ایک رسول کو آپ مانے اور اس رسول کی امت کا جب تذکرہ
ہوتو پتا چلے کہ وہاں پچاس فرکہ بنے ہو ئے ہوں توحید کا مطلب یہ ہے کہ ایک
بڑے فارم پر توحید کے پلیٹ فارم پرجو قرآن کہتا رہا ہے جو اللہ کا رسول کہتا
رہا ہے ۔جو حدیث کہتی رہی ہے اس کے مطابق ایک پلٹ فارم پر مسلمان ٹہر
جائے قائم ہوجائے اور توحید کے علاوہ اگر آپ غور کریں تو اسلام میں کچھ ہے
بھی نہیں ۔ آپ ابھی ماشا اللہ ہم نے باجماعت نماز پڑی امام صاحب نے ایک
دفعہ اللہ واکبر کہا جتنے بھی فرکے تھے سوہزار لاکھ انہوں نے ہاتھ اٹھا لیا اللہ
واکبرر کر کے نیت باندھ لی انہو ں نے اللہ واکبر کہا جتنے بھی فرکے تھے رکوع
میں چلے گئے ۔سمع اللہ لمن حمدا کہا تو کھڑے ہو گئے ۔آپ دیکھئے نماز دیکھئے
نماز کے ارکان دیکھئے اس میں وحدت کے علاوہ کوئی چیز آپ میں ملتی ہے ایسی
صورت سے روزے ہے آپ کا تو صاحب اگر ایک کروڑ تیس لاکھ کی آبادی ہے تو
جناب صبح فجر کی آزان ہو ئی ہر مسلمان نے حلال چیز اپنے اوپر حرام کی ۔
گرمی ہو ،سردی ہو ،پریشانی ہو ،آدمی بھوکا ہے کچھ نہیں کھا رہا ہے کچھ
نہیں پی رہاہے کئی مرتبہ تو گلا حلق اتنا چٹخ نہ لگتا ہے کہ کلیاں کرنی پڑھتی
ہیں لیکن پانی حلق میں اندر نہیں جانے دیتا وہ اور جب افطار کا وقت ہو تا ہے
آذان ہو تی ہے تو جب کیسے خوشی خوشی افطار کر لیتے ہیں سب بیٹھ کر تہ
ہیں کیا یہ توحید نہیں ہے۔ حج کا آپ دیکھ لیجئے ایک وقت میں بائیس لاکھ آدمی

بھئی ایک وقت ایک ہی کام ہو تا ہے یعنی جو بھی کام ہو رہا ہے ایک وقت میں ہو رہا ہے ۔ایک چین ہے وہ چل رہی ہے ۔اب بائیس لاکھ آدمی ایک ہی بات کہہ رہے ہیں اللہ وا کبر، اللہ واکبر ،لا الہ اللہ ...اللہ واکبر اللہ واکبرگونج ہے اللہ کے نام کی اور جب بائیس لاکھ آدمی الگ الگ ہو تے ہیں وہ پھر تفرکوں میں بٹ جا تے ہیں تو حج کا مطلب ہی یہ ہے کہ سال کے سال امت مسلمہ کو اس با ت کی پرکٹس حاصل ہو کہ امت مسلمہ جو ہے ایک دیوار ہے اور اسلام کے جتنے بھی لوگ آئے وہ سب اس دیوار کی اینٹ ہے ۔ایک دیوار ہے اس پر کوئی آدمی نہیں چڑسکتا کوئی نہیں ہلا سکتا آپ غور فر مائے کہ اس وقت مسلمان ایک ارب ہے اگر ایک ارب آدمی جو توحید کا منشاہ ہے اللہ ایک ہے ،اللہ کا رسول ایک ہے ،قرآن ایک ہے، اسلام ایک ہے نماز ایک ہے ۔نما ز کا مطلب یہ ہے کہ نماز سبب پر فرض ہے ایک ہی نماز ہے آپ اس کو چھوڑ دو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔اگر ایک ارب آدمی ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جا ئے تو کیا مسلمان کسی کا غلام ہو سکتا ہے ؟کیامسلمان قوم کوئی آرمی مغلو کر سکتی ہے ؟یہ نماز جو ہے میں کبھی کبھی غور کرتاہوں یہ جوپانچ وقت کی نماز جو ہے یہ پریڈ ہے یہ دراصل پریڈہے جیسے روزانہ فوج ہو پریڈکرا ئی جاتی ہے انہ انہوں نے کہا اٹینشن وہ سارے جناب اٹینشن ہو گئے سارے ہو جائے تو اب نماز میں اس میں کیا فرق ہے ۔اس کا مطلب ہے مسلمان کو حضور پاک ﷺ نے اپنی امت کاایک ایسا پروگرام عطا کیا ایسا علم عطا کیا کہ اس علم کے سوائے توحید کچھ نہیں ہے۔ سوائے وحدیت کے کچھ نہیں ہے ۔اور جب تک مسلمانوں میں یہ وحدیت نہیں مسلمان ترقی کر تا چلا جاتا ہے بتائیے کہاں چین وہاں بھی مسلمانوں کی حکومت ہے۔پورے یورپ میں آپ کہاں بھی چلے جائے وہاں بھی مسلمانوں کی حکومت ہے اب صورت حال یہ ہے کہ جن لوگوں پر آپ حکومت کرتے تھے اب وہ ہمارے آقا ہیں ہم ان کے غلام ہیں تو اب تو محرومی کی انتہاء ہو گئی میں سمجھتا ہوں بد نصیبی کی انتہاء ہو گئی ہے کہ علم بھی ہمیں وہی سے سیکھنا پڑھتا ہے وہی سے مانگانا پڑھتا ہے یہ جو کچھ علوم ہیں وہ ہمارے بزرگ کے اٹھا کے دیکھیں کتاب میں انہوں نے عربی سے اسے انگریزی میں کر دیا ہے فرنسی میںکر دیا اور اپنا علم بنا کر وہ وہاں سے بھیج رہے ہیں آپ پڑھیں اور اپنے علم کی طرف آپ کو دھیان نہیں ہے آپ انگریزی بڑے شوق سے پڑھیں گے اپنے بچوں کو اعلیٰ سے اعلیٰ داخلے کرائیں گے اور جب قرآن کا ذکر آئے گاتو قرآن یہ کہ ٹھیک ہے جی پڑھ لو وہ کس لئے پڑھیں گے کہ ثواب پہچادو ں ،وہ کس لئے پڑھیں گے کہ نوکری نہیں مل رہی اآیت الکرسی پڑ ھ لو ،بھئی کیا ہے بھئی بہت بری حالت ہے بڑے پریشان حال ہوں نماز پڑھا کرو ٹھیک ہو جائے گے بھئی وہ گھر میں چوری کاخطرہ ہو رہا ہے تو انہوں نے کہا آیت الکرسی پڑھ کر سو ئے کرو چور نہیں آئے گا ۔بلا شبہ قرآن میں یہ انوار ہے قراآن میں یہ طاقت ہے ۔قرآن کا یہ وصف ہے کہ وہ نوع انسانی کی حفاظت کرتا ہے لیکن قرآن میں یہ کوئی منشاہ تو پورا نہیں کیا قرآن کا منشاہ یہ ہے اللہ تعالیٰ فر ماتے ہیں ہم نے قرآن

میںہر سائنسی فارمولا محفوظ کر دیا ہےمیرا اپنا یہ خیال ہے میںنے یورپ میں بھی
اپنی تقریروں میں بتایا کہ یہ جتنی بھی سائنسی ایجادات ہو رہی ہیں اس وقت
تک ہو ئی ہیں سب قرآن سے مطابق ہے ہر ترقی کے پیچھے قرآن کی آیت آپ
کو مل جائے گی ۔مثلاً اب اس وقت سائنس کی سب سے بڑی طریقی ہے سب
سے بڑی طریقی سب سے بڑا جو علم ہے وہ یہ ہے کہ کسی بھی طرح ٹائم کو
وقت کو مختصر کرنا ہے ۔اب وہ ٹائم کو مختصر کرنے کا فارمولا یہ ہے کہ رفتار
بڑھا دے ۔جتنی زیادہ رفتار بڑھا دی جاتی ہے اسی حساب سے ٹائم کی ترقی جو
ہے وہ زیادہ ہو جاتی ہے ۔اب دیکھے نہ پہلے آپ بیل گاڑیوں میں چلتے تھے ۔پھر
وہ ریل گاڑی آئی کاریں آئیں پھر ہوا ئی جہاز آئے پھر وہ پنکھر جہاز آگئے وہ
رفتار سے چلتا ہے اب وہ اسپیس شپ بنا رہے ہیں تو وہ ترقی کا درومدار اس
بات میں ہے کہ ایک وقت کیو کم سے کم اس طرح کر دیا جائے اور تھوڑے سے
وقت میں زیادہ سے زیادہ فاصلہ جس طرح طے کر نا ہے یہ ایک سائنسی طریقی
کا ہے اصول اس میں اب آپ قرآ ن پاک میں حضرت سلیمان کا قصہ پڑھیں
حضرت سلیمان علیہ السلام بیٹھے ہو ئے ہیں ...عربی آیت ...وہاں ایک جب بیٹھا
ہوا تھا اس نے کہا کہ اس پہلے آپ اپنا دربار درخواست کریں میں چلا جائو ں گا
وہاں انسان بھی تھا دربار میں حضرت سلیمان کے دربار میں جنات کی بھی ہو تے
تھے ہے وہ سب اللہ تعالیٰ نے ان کو اسی سلطنت دی تھی وہ سب پرندوں کی
چرندوںکی درختوں کی سب کی زبانیں بھی سمجھتے تھے وہاں انسان بھی بیٹھا
ہو اہے انہوں نے کہا صاحب پہلے آپ کی پلک جھپکے میں تکت پر بیٹھ جائوں
سنکھڑوں میل کا فاصلہ ہے کوئی اٹھارہ میل کہتا ہے کوئی بائیسوں میل کہتا ہے
بارحال سنکھڑوں میل کا فاصلہ ہے تو اب حضرت سلیمان علیہ السلام نے ابھی
کہا بھی نہیں ہاں بھی لائوں پلک جھپکے گی دیکھا تو تخت رکھا ہوا ہے ۔دربار
میں سناٹا یہ کیا ہوا تخت یہاں کیسے موجود اس بندے نے کہا اس میں کوئی
پریشان ہو نے کی بات نہیں ہے کوئی حیرت کی بات نہیں ہے قالو الذی...کہ
مجھے اللہ تعالیٰ نے کتاب کا علم عطا کیا قرآن کا علم عطا کیا اس سے یہ تخت
آیا ہے ۔اس کا مطلب یہ ہے کہ وقت کی نفی کا فارمولا قرآن میں موجود ہے ۔
اب دیکھئے سائنس میں اتنی ترقی ہو ئی نہیں ہے آپ پلک جھپکے سنکھڑوں میل
سے تخت لے آئے ۔ان لوگوں نے یقیناً انگریزی میں بھی قرآن موجود ہے ۔پھر یہ
انگریز اایسے ایسے عربی دان ہیں کہ ارب لوگ حیران ہو جاتے ہیں اتنی اچھی
ان کی عربی ہے ۔مسلسل لگے ہو ئے ہیں سائنٹس اب انہوں انہ اس آیت کو
ظاہر کیا پڑھنے کے بعد اس پر غور کیا یہ کیسے ممکن ہے کہ سنکھڑوں میل سے
پلک جھپک سے تخت آجائے اس پر اللہ تعالیٰ نے کیا بیان کیا اس پر جناب ریسرج
کرنا شروع کردی اور نتیجہ میں دھیرے دھیرے وقت کم کرتے کرتے یہاں تک پہنچ
گئے کہ انہوںنے آواز سے تیز رفتار بنا لی اور اس میں ڈھائی سو تین سو آدمی
بیٹھتے ہیں جتنی میری آواز ہے نہ اس بھی زیادہ تیز رفتار ہو تی ہے ۔قرآن میںہے
فاطرمولا موجود ہے آپ یہ کہتے ہیں کہ صاحب زمین میں سے تیل نکال دیا ۔آپ

قرآن پڑھیں اللہ تعالیٰ نے جہاں زمین کی تلغات کا ذکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فر
ماتے ہیں ہم نے تمہارے لیئے زمین کے اندر نہریںچلا دی ہیں ہپانی کی نہریں
چلادیں گیس کی نہریں چلا دیں ہدودھ کی نہریں چلا دیںہان انہوں نے یہ کہا کہ
بھی جب یہ پانی جو اللہ تعالیٰ کہتے رہتے ہیں وہ دیکھنا چاہئے نادہ خدائی وہی
جو گیس بھی نکل گئی ،پٹرول بھی نکل گیا ،پانی تو پہلے سے ہی نکل پھر ابب آپ
کا یہ ڈیفریسر ہے جس میں آج کل وہ ہمارے ایک صاحب تھے وہ کہنے لگے جب
بقراعید ہو تی ہے ہم دو تین ہفتے تک تو بقر اعید کا گوشت ہی کھا تے رہتے
ہیں ہآپ یہ کہے بانٹتے تو ہے نہیں اپنے بکرے کاتے پورے پورے بکرے ڈیفریسر میں
رکھ لیتے ہیں ایک دو مہینے تک کھاتے رہتے ہیں ہاب آپ دیکھئے وہ حضرت عزیر
علیہ السلام کا قصہ قرآن میں پڑھا ہے گئے سو گئے کھا نا جناب ان کا رکھاہوا تھا
گدھا ان کے پاس تھا آپ نے قرآن شریف میں پڑھا ہوگا اب وہ اٹھے تو پتا چلا کہ
گدھا مرا ہوا پڑا ہے اور اس کی جو ہڈیاں ہیں وہ بھی راگ ہو گئیں اور کھا نا
کھولا تو کھا نا اسی طرح رکھا ہوا نہ سڑا نہ بھو سہ ہے اب وہ حیران اللہ تعالیٰ
کہتے ہیتم سو سال یا سو سال سے زیادہ سوتے رہے ہو دیکھو تمہارا کھا نا
خراب نہیں ہوا ایہ ڈیفسیز میں تھا اللہ نے فارمولا بیان کیا آپ تلاش تو کریں ہ
حضرت سلیمان کے قصہ میں جانوروں کی بولیاں انہوں نے بہت ساری پکر لئے
حضرت سلیمان کو علم تھا جانورکی بولیاں ان کو سمجھ میں آتی تھی وہ جتنے
بھی آپ قرآن پاک میں غور کریں گے تو یہ جتنی بھیہ سائنسی طریقی ہے مثال
کے طور پر اب اللہ تعالیٰ کہتے ہیں یہ تمہارے سارے سمندر روشنائی بن جا ئییں
سب آپ کی سنی ہو ئی باتیں ہیں سارے قلم درخت بن جائیں اب ایک اگر برگت
کا درخت ہوتو اس میں میرا خیال ہے دو تین لاکھ تو قلم بن جائیں گے کیوں بھئی
نہیں بن جائیں گے ؟ اب وہ کہتے ہیں سارے درخت زمین پر ہیں وہ سارے کے
سارے قلم بنا لیں سمندر کو روشن ا ئی بنا لیں او راللہ کی باتیں اور اللہ کی
نشانیوں پر غور کر کے لکھتے چلیں جائے توسمندر بھی ختم ہو جائیں گے درخت
بھی ختم ہو جائے گے قلم بھی ختم ہو جائیں گے اللہ کی باتیں باقی رہ جائیں گی
ہاب کمپیوٹر دیکھ لیں مائکرو فلم دیکھ لیں آپ میں ایک لابٹری میں گیا تھا ہمدر
دواخانہ میں میری بہت خدمت ہو ئی تو ہاں یہ پورپیورے اخبار مائکرو فلم پر
آرہے تھے اتنی دیر یہ جو ایک انچ ہے نہ اس کا آدھا حصہ آدھے حصہ میں وہ دو
صفحے پو رے اخبار کے آجاتے ہیں ہ اچھا اب اللہ تعالیٰ کا نظام آوازو ں کا نظام
آوازوں کے نظام پر آپ غور کریں تو آپ یہ دیکھئے حضرت ان کا آپ نے حضرت
عمر فاروق کا کہ خطبہ دے رہے تھے دوران خطبہ کا ...عربی آیت ...تو ہزاروں
میل پر فوجیںکھڑی تھیںتو وہاں انہوں نے آواز سنی لوگوں نے کہ یہ تو امیر و
امومینین کی آواز ہے یہ ...یہ پہاڑ کی طرف متواجہ ہو جائو دیکھو وہاں کیا ہو
رہا ہے اب انہوں نے وہ سپاہی بھیجے پہاڑی پرتو وہاں دشمن شکون مارنے کے
لئے چڑا تو اگر یہ ٹیلیفون کے ذریعے آواز پہنچ جاتی آپ کی یہاں سے امریقہ تو
حضرت عمر نے تو بغیر ٹیلیفون کے ہزار میل پہنچا دی آوازکوئی ترقی ایسی نہیں

ہے جو مسلمانوں کے احاطے سے باہر ہو اور جو ترقی آپ کو قرآن سے نہ ملتی
ہو لیکن بات قہی ہے ہم علم سے بھی بہراہو رہے ہو تو علم کو ہم نین بالکل
ایک گٹھیا قسم کی چیز سمجھ لیا ہے ،آپ یہ بتائیں کہ جتنی سائنسی طریقی ہو
ئی ہے جتنے سائنٹس ہیں آپ انہیں جاہل کہے گے یا عالم کہے گے کیا کہے گے
بھئی عالم ہی کہے گے نہ تو ان کے پاس تو قرآن بھی نہیں ہے ان کے پاس تو
رسول بھی نہیں ہے ان کے پاس تو بقول آپ کے اللہ بھی نہیںہے ،لیکن ان کے
پاس علم ہے اب یہ اللہ کاقانون ہے اب دیکھئے نہ پانی ہے اب پانی سے کافر
چاہے وہ بھی ہے بھی کھا نا پکائے گا،مشرک چاہے وہ بھی پانی سے پکائے گا یہ
اس کو جی چاہے کھا نا پکا کر دے گا پانی مسلمان ہے وہ وہ بھی کھا نا پکائے
گا ،کہ اللہ رب المسلمین نہیں ہے اللہ ر ب العالمین ہے ،پانی کا جو وصف ہے
وہ مسلمانوں کے لئے نہیں ہے وہ کن پو ری مخلوق کے لئے ہے ،مثلاً جس طرح
ایک انسان کی پیاس بھوجتی ہے اسی طرح ایک شیر کی بھی پیاس بھوجتی
ہے ،ایک یہودی کی پیاس بھی بھوجتی ہے ، ایک عیسائی کی بھی پیاس بھوجتی
ہے یہ ایک اللہ کا ایک نظام ہے اسی طرح ایک اللہ کا علم پھیلا ہوا ہے اب اس
علم سے جو بھی آدمی استفائدہ کر یں جو بھی تفکر کرے اس کو فائدہ پہنچے گا
انا اللہ ...لایغیرو...اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب کوئی قوم اپنی تبدیلی نہیں چاہتی
تو ہم بھی اس کے اندر تبدیلی پیدا نہیں کرتے ،مسلمان اسی میں خوش ہیںکہ
ہم بھی دیوبندی ہیں ،ہم بریلوی ہیں،ہم وہابی ہیںہم فلاح ہیں ،ہم فلاح ہیں
اور ان تفرکہ بازیوں سے ہمارا جو ورسہ ہے ہمارے جو باپ دادا کا ورثہ ہے
علم ،علم سیکھنا علم میں تفکر کرنا، کھوج لگا نا سائنسی ایجادات کرنا ، ہمارے
بڑوں نے ایجادات جہاز ہمارے بڑوں نے بنایا گھڑی ہمارے بڑوں نے بنا ئی ،یہ زمین
کی جو پیمائش ہے یہ ہمارے بڑوں کی دی ہو ئی ہے ،یہ سارا علم ہمارے بڑوں
کا ہے ،یہ جو سمندر کے جہاز چلتے ہیں اور یہ جو تمام ستاروں سھے روشنیوں
کا تعین ،یہ سب راستے کا تعین ہمارے مسلمانوں نے کیاہے ،ہمارے پاس کیا ہے
سوائے لڑائی کے، سوائے جھگڑے کے ،سوائے فساد کے ،سوائے نفرت کے ہمارے پاس
کچھ نہیں ہے ،اور اس کی وجہ یہ ہے ہم علم سے دور ہو گئے ہیں علم سے
بغیرا ہو گئے ہیںاور جب تک ہم علم ن ہیں سیکھیں گے علم حاصل نہیں کریں
اب تک جھو ہمارے حالت خراب ہو چکی ہے اس سے زیادہ خراب ہو جائے
گی ،مسلمان کا مطلب ہی یہ ہے کہ وہ عالم ہو تا ہے، مسلمان کا مطلب ہی
یہ ہے کہ وہ مواقیر ہو تا ہے ،مسلمان کا مطلب یہ ہے کہ وہ سائنسدان ہو تا
ہے ،وہ اللہ کی نشانیوں میںغوروفکر کرتا ہے کھوج لگاتا ہے ،ہمارے یہاں
صورت حال یہ ہے کہ ہم اپنے کلمہ کو بھائی کو کافر کہے گے تو وہ ہمیں کافر
کہے گا ،تو جب آپ کائناتی سسٹم پر غور کرے گے تو وہاں آپ کو سوائے علم کے
کچھ بھی مثلاً آپ سورج کو جانتے ہیں کہ اس میں سے دھوپ نکلتی ہے طلوع ہو
تا ہے غروب ہو تا ہے اس کو آپ علم کے علاوہ کوئی نام دے سکتے ہیں ،آپ چاند
کو جانتے ہیں چاند کو جاننا علم کے بغیر کچھ ہے آپ آسمان دیکھتے ہیں

روزانہوہانتنزلیں روشن ہو تی ہیںدنیا کی ستارے آپ اس کو علم کے بغیر کیا کہہ
سکتے ہیں ؟آپ اپنے بارے میں جانتے ہیں میں ذید ہوں میں محمود ہوں ؟اگر آپ
کہے اندر علم نہ ہو تو کیا آپ اپنے آپ کو ،اپنے باپ کو ،اپنی ماں کو ،اپنی بہن کو
اپنے بھا ئی کو ،اپنے رشتے دار کو پہچان سکتے ہیں...؟جب آپ کائناتی سسٹم پر
غور کریں گے تو وہاں آپ اس علم کے علاوہ کچھ نہیں یہ بھی ایک علم ہے کہ
واحد ذات اللہ خالق ہے اور تمام انسان یہ بھی ایک علم ہے ؟ایک پاگل آدمی
کویہ پتا نہیںہو تا کہ وہ انسان ہے یا مخلوق ہے یا جانور ہے یا کیا ہے ؟اسے علم
ہے ہی نہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا اگر کسی قوم میعلم نہیں ہے تو وہ قوم
پاگل کے علاوہ کچھ نہیں ہے ؟جو وقوم علم نہیں سیکھتی وہ مجبور ہو تی
ہے ،وہ پاگل ہو تی ہے اورزندئہ درجہ ہو تی ہے وہ رجیکٹیڈ ہو تی ہیں آپ
دیکھیں اب سے آپ تیرا سو سال پہلے مسلمان دیکھ لیں اب دیکھ لیں آپ ایسا
لگ رہا ہے جیسے بھیڑ بکریاں نہیں ہو تی ؟بھیڑ بکریاں جس نے دام لگائے لے گیا
کوئی خرید کے جس کے پاس طاقت ہو ئی مارکیٹ سے اس نے جو چاہے کام نکل
والیا کہنے کو تو آپ مسلمان ہیں لیکن فل عمل کیسے مسلمان ہیں یہ سب کو
پتا ہے اور یہ جو اسلام کی کمزوری ہے اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ہم نیقرآن
سے واضو کرنا چھوڑ دیا ہے ،قرآں سے علم حاصل کرنا چھوڑ دیا ہے ؟اگر آج بھی
قرآن کو ہم پڑھیں ؟پڑھنے کے ساتھ ساتھ اس کے اندر اللہ تعالیٰ کے ارشاد کت
مطابق تفکر کریں ،اللہ کی نشانیوں کو ڈھونڈیں انا فی ذالک ...اللہ تعالیٰ کہتے
ہیں یہ جو کائنات میں نشانیاں بکھری ہو ئی ہیں یہ ان لوگوں کے لئے ہیں جو
غور فکر کرتے ہیں ،کو عقل سے کام لیتے ہیںجو علم کو استعمال کر تے ہیں ،اور
جب علم استعمال نہیں ہو گا ویسے بھی ایک آدمی پڑھا لکھا ہے بی ایم ہے سو
آدمی انگوٹھا چھاپ ہیں ؟اہمیت کس کی زیادہ ہو گی بھئی ...ایک آدمی کی ایک
آدمی بھی آپ ہی میں سے ہے آپ ہی بھائی بندوں میں سے ہے؟آپ ہی کا رشتے
دار ہے وہ پڑھا لکھا ہے اور آپ پڑھے لکھے نہیں ہیں تو وہ ایک آدمی کی اہمیت
سو آدمیوں سے زیادہ ہے تو اسی صورت سے جب ایک قوم دوسری قوم کے
سامنے آتی ہے تو ایک قوم کا دوسری قوم سے موازنہ ہو تا ہے ؟یہ سائنس کی
جتنی بھی ترقی ہے ایجادات ہیں اس کو ہم علم کے علاوہ کوئی نام نہیںدے
سکتے؟ہمارے پاس اللہ کی دی ہو ئی کتاب ہے قرآن ہے اللہ تعالیٰ نے فر مایا لا
یغددرو...کہ چھوٹی سے چھوٹی بڑی سے بڑی کوئی بھی بات ایسی نہیں ہے اللہ
تعالیٰ اعلان کرتے ہیں چھوٹی سے چھوٹی بڑی سے بڑی کوئی بھی بات ایسی نہیں
ہے جو ہم نے قر آن پاک میں واضاحت کے ساتھ بیان نہ کردی ہو چھوٹی سے
چھوٹی بات میں ساری چیزیں آگئیں میز بھی آگئی، سوئی بھی آگئی ،بم بھی
آگیا ؟اچھااب آپ دیکھیں سائنس کی ترقی میںایک چیز آپ کو مشترک نظر آئے گی
کسی بھی اب تو بہتیت بہت ترقی ہو گئی کہ پلاسٹک آگیا کچھ بھی آگیا لیکن
لوہے کی اہمیت اپنی جگہ ہے ہر سائنس کی ترقی میں آپکو لوہا ضرورہی نظر
آئے گا مثلاًاب پلاسٹک سے کوئی چیز بن رہی ہے اس میں لوہا نہیں ہے تو وہ اس

مشین جس مشین سے بن رہی ہے وہ لوہے کی ہو گی ۔اخبار چھپ رہے ہیں
اخبار میںتو کوئی لوہے کا عمل داخل نہیں ہے لیکن اخبار جس مشین سے چھپ
رہا ہے وہ لوہے کی ہے ۔ریل کی پٹڑی ،ہو ائی جہاز ،سمتی نظام ،تار ،تار برقی
نظام کوئی چیز ترقی کی ایسی نہیں ہے جس کے بارے میں آپ کہے جی لوہے کا
اس میں کو ئی داخل نہیں ہے ۔ثابت ہو ا کہ لوہا ایک ایسی دھات ہے کہ اگر
اس لوہے کے بارے میں ریسرچ ہو جائے اور اس لوہے کو استعمال کرناآجائے تو
اس سے بے شمار چیزیں بنتی ہیں ۔اب اللہ تعالیٰفر ماتے ہیں لاھو انزلنا ...ہم نے
لوہا نازل کیا لھو انزلنا ...ہم نے لوہا نازل کیا ...لوہے کو کہتے ہیں کہ ہم ن ے
لوہا نازل کیا ...فی ھا ...عربی آیت ...اور اس لوہے کے اندر اتنے فوائد ہیں
اتنیطاقت ہے اتنے اوصاف ہیں کہ اس کا شمار نہیں...عربی آیت ...اور یہ جتنے
بھی اس کے اندر فائدے ہیں جتنی بھی اس کے اندر طاقت ہے لوہے کی جتنے بھی
صفات ہیں ...عربی آیت...یہ ہم نے لوگوں کے فائدے کے لئے اس کو پیدا کیا ہے ۔
قرآن آپ کا ہے تو ظاہر ہے قرآن شریف کی آیت بھی آپ کے لئے ہو ئی مسلمان
تو کبھی غور ہی نہیں کیا اللہ کی طرف غیر مسلموں نے اس آیت کو پڑھاُرھ کہ
کیا کہا کہ یہ کیا کہہ رہے ہیں اللہ میاں کہ صاحب لوہا ایسی چیز ہے جس میں
انسانوں کے لئے ہر طرح کا فائدہ ہے ہیں یا نہیں اب انہوں نے جناب اس کو
ریسرچ کیا اب آپ دیکھیں ایٹم بم بھی لوہے کے بغیر نہیں بنتا ،ہائیدروجن بم بھی
لوہے کے بغیر نہیں بنتا ،سائیکل بھی لوہے کے بغیر نہیں بنتی ،آپ کی چھتیں بھی
لوہے کے بغیر نہیں بنتی ،اب یہاں آپ کے پتھر ماشا اللہ خوبصورت لگا ہوا ہے
لوہے کی مشین کے بغیر یہ ٹکتا نہیں ہے قرآن کی آیت پر ہمیں غور کرنا چاہئے
تھا، ہمیں اس کو پڑھنا چاہئے تھا ،اس کے اندر ہمیں تفکر کرنا چاہئے ،کہ اللہ
تعالیٰ کیا فر ما رہے ہیں...بیشک ہم نے لوہا نازل کیا اور یہ بات اس کے اندر بے
شمار فائدے رکھ دئے اچھے بھی برے بھی تکلیف بھی طاقت بھی ہر چیز اس کے
اندر رکھ دی ہے اور یہ کیوں رکھی ہے تاکہ انسان اس سے فائدے اٹھائے ہم نے تو
اس آیت طرح پڑھا ہی نہیں بس پڑھ کر اس طرح گناہ کیا کہ ثواب ملے گا ثواب
کیا چیز ہوتی ہے ثواب کا مطلب ہے کسی چیز کا حاصل ہو نا اب اگر آپ اس
آیت پر غور کرتے ہیں اور سائنسی ایجات کر لیتے مسلمان جیسے دوسروں نے کر
لی ہے یہ ثواب ہے ۔حاصل ہوا اللہ تعالیٰ کے فر مان سے اللہ تعالیٰ فر ماتے ہیں
ہم نے لوہا نازل کیا اس میں بے شمار فائدے رکھ دئیے انسانوں کے لئے کیا اللہ
تعالیٰ آپ کو کہانیاں سنا رہے ہیں ۔اللہ تعالیٰ قصے سناتے ہیں اللہ تعالیٰ ناعوذبا
اللہ خماں خیائی بیٹھے ہو ئے باتیں کر رہے ہیں کوئی کام ہی نہیں ہے اللہ کو کیا
مطلب ہے اس کا اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان اس کی طرف متواجہ ہو غور
کرے لاھو الزلنا...کہ ہم نے لوہا نازل کیا اس میں بے شمار طاقت ہم نے دی اگر
آپ اس سے ایٹم بم بنا لیں تو دنیا کو تباہ بر باد کر دے گا ۔اگر آپ اس کو بجلی
کے تاروں میں ڈال دیں تو سارے شہروں کو روشن کر دے گا ۔اگر آپ ا س کا توا
بنا لیں جو دنیا بھر کو روٹی پکا کر کھلا دے گا اگر آپ اس کی دیگ بنا لیںتو لنگر

جاری کردے گا ۔یعنی جس طرح بھی کریں چاہے آپ نفے میں استعمال کریں
چاہے اسکو آپ نقصا ن میں استعمال کریں ہم نے اس کے اندر طاقت رکھ دی
ہے لیکن مسلمانوں نے اسکو ہزاروں دفعہ ہی پڑھا ہو گا غوروفکر کبھی نہیں
کیا جن لوگوں نے غوروفکر کیا تو غوروفکر کا مطلب کیا ہے بھئی وہ بھی علم کے
بغیر کچھ نہیں بھئی آپنے ایک آیت پر غوروفکرکیا اب اس غوروفکر کے نتیجے میںجو
مفہوم آپ کے ذہن میں آیا یہ جو لوہے کی صلاحیتوں کا انکشار ہوا آپ کے اوپر
وہ علم ہے ۔سائنٹس کسی چیز کے بارے میں غور کرتا ہے ،تفکر کرتا ہے ،اس
تفکر کے نتیجے میں اس کے ذہن میں بہت ساری چیزیں سمجھ میں آتی ہیں ۔
اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں وہ ان چیزوںکو پکڑ کر کبھی ٹیلیفون بنا لیتا ہے
،کبھی ٹی وی بنا لیتا ہے ،کبھی کمپیوٹر بنا لیتا ہے کیا سائنٹس کے دماغ میں سونے
کے تار لگے ہو ئے ہیں تو کیا سائنٹس جو ہیں وہ روٹی کے بجائے ہوا کھا رہا
ہے ۔وہ بھی یہی روٹی کھا تا ہے وہ بھی آلو کھاتا ہے ہم بھی آلو کھا تے ہیں وہ
ببھی گوشت کھا تا ہے ہم بھی گوشت کھا تے ہیں اس کی شکل صورت بھی
وہی ہے جس طرح ہماری ہے جس طر ح وہ پیدا ہو تا ہے اس طرح ہم بھی
پیدا ہو تے ہیں ۔جس طرح وہ بوڑھا ہو تا ہے ہم بھی بوڑھے ہو تے ہیں ۔جس
طرح وہ مرتا ہے ہم بھی مر جاتے ہیں ۔کیا فرق ہے اس میں اور ہمارے میں
بتائیں بھئی کیا فرق ہے ۔علم حاصل کرنے کا فرق ہے ۔تفکر کرنے کا فر ق ہے ۔
ایک سائنٹس تفکر کرتا ہے تو سب کچھ مل جاتا ہے اور ایکمسلمان تفکر نہیں
کرتا تو وہ محروم ہو جاتا ہے ۔اللہ تعالیٰ پھر میں آپ سے عرض کروں گا اللہ
تعالیٰ رب المسلمین نہیں ہے اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے ۔اللہ تعالیٰ کی جتنی
بھی چیزیں ہوا ہے ہوا کی تمام مخلوق پیدا ہوو جا تی ہوجاتی ہے اللہ تعالیٰ
نے آکسیجن بنا ئی اس سے تمام مخلوق فائدہ اٹھا تی ہے ۔لیکن ہمارے جو بد
قسمتی ہے اور بد نصیبی یہ ہے کہ ہم اللہ کے بندے محبوب رسول اللہﷺ کی
امت ہیں ہمارے اوپر خصوصی اللہ کاا نعام ہے ۔ ہم توحید پرست ہیں ۔ہم
مشرک نہیں ہیں ہمارے پاس اللہ کی دی ہو ئیدستاویز ہے قرآن کی شکل میں
ہم چاہے تو اس میں زندگی گزارنے کے طریقے اس میں سے نکال لیں ۔ ہم چاہے
تو اس میں سے سائنس نکال لیں ۔ہم چاہے تو ان صفات کو پڑھ کر عروج یافتہ
قوم بن کر ساری دنیا پر حکمرانی حاصل کر لیں اور جب ہم نہیں چاہے گے قرآن
نہیں پرھیں گے قرآن میں تفکر نہیں کریں گے تو ظاہر ہے علم حاصل نہیں ہو گا
۔علم کے بغیر انسان کچھ بھی نہیں ہو تا ۔اچھا آپ یہ کہتے ہیں میں تو صاحب
بڑا حیران ہو تا ہوں لوگ کہتے ہیں کہ انسان کو اور انسان اور حیوان کا تجزیہ
کیا جائے موازنہ کیا جائے تو انسان کو حیوانات میں فضیلت اس لئے حاصل ہے کہ
انسان کو علم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے ۔کیوں بھئی ...یہی بات ہے نہ کیا جانوروں
کجو علم نہیںہو تا وہ جاہل ہو تے ہیں اگر جانوروں کو علم نہیں ہوتا تو بکری
گوشت کیوں نہیں کھا تی ،اگر جانوروں کو علم نہیں ہے توشیر پتے کیوں نہیں
کھا تا ،ا گر جانوروں کو علم نہیں ہے تو یہ دانا پرندے کیوں چگتے ہیں پتھر کیوں

نہیں کہا تھا اگر انہیں یہ علم نہیں ہے تو گائے گائے میں جاکر کیوں بیٹھتی
ہے ،بکری بکریوں میں جاکر کیوں بیٹھتی ہے ۔ایک بکری اپنے بچے کو کیوں دودھ
پلا تی ہے ۔کیوں اس کی پرورش کرتی ہے کیایہ علم کے بغیر ممکن ہے ...؟اس
کا مطلب یہ ہے کہ علم ایک ایسا ورثہ ہے اللہ کی طرف سے تمام مخلوقات کے
لئے تو پرندے ہو ں ،چرندے ہو ،درندے ہوں ،درخت ہو ،شجر ہو ،حجر ہو ،سب
کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہے لیکن ایک انسان ہے انسان کو اللہ تعالیٰ نے وہ
خصوصی علوم عطا کئے ہیں جس کو وہ پڑھ کر سوچ کر تفکر کرکے نئی نئی
رائیل نکال سکتا ہے نئی نئی ایجادات کر سکتا ہے نئے نئے سفر کر سکتا ہے ۔ایک
بکری جو ہے وہ تفکر کر کے چمٹانہیں بنا سکتی ۔انسان تفکر کر کے چمٹا بنا
سکتا ہے ۔ایک بکری تفکر کر کے گھر نہیں بنا سکتی اانسان تفکر کر کے گھر بنا
سکتا ہے ۔ایک بیل تفکر کر کے ہوائی جہاز نہیں بنا سکتا۔انسان تفکر کر کے ہو
ائی جہازبنا سکتا ہے۔ لیکن آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ بیل کو کوئی علم نہیں ہے
۔علم ہے لیکن علم کی جو بنیادی صفت ہے ریسرج ،تفکر کرنا ،اللہ کو
ڈھونڈنا ،اللہ کی نشانیوں کو تلاش کرکے ان کو جاری وساری کرنا۔ یہ حیوانات
میں نہیں انسان یہ کہے کہ میں اس لئے جانور سے افضل ہوں کہ میں روٹی پکا
کر کھاتا ہوں یہ کو ئی فضیلت ہے۔ انسان یہ کہے کہ صاحب میں اپنا گھر بنا تا
ہوں آپ ذرا چڑیا کا گھونسلہ تو بنا کر دیکھا دیں ،وہ بیل کا گھر ہو تا ہے بنا کر
دیکھا دیں ،مکھی شہد کی مکھی کا چھتہ بنا کر دیکھا دیں ایسا گھر بنا کر اس
میں رہائش کر کے دیکھا دیں ۔اچھا انسان اس بنیاد پر افضل ہے کہ اسے وحی
نازل ہو تی ہے ۔الہام ہو تا ہے یہ بھی وجہ نہیں ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ فر ماتے
ہیں میں شہد کی مکھی پر وحی نازل کر تا ہوں۔شہد کی مکھی پر وحی نازل
کر تا ہوں ۔اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ صفات نازل کر دیں ہیں کہ جب وہ پھول پر
جائے گی۔ اگر وہ پھول زہریلا ہے تو کبھی وہاں سے رس نہیں چھوڑے گا۔ اگر وہ
غلطی سے وہ رس چوس کے لے آئی تو چھتے میں جو پیریدار ہیں اسے اندر نہیں
جانے دینگے جان سے ہی مار دینگے۔ انسان اتنا بڑا ظالم ہے میں نے پڑھا کسی
رئیٹر کا قول کہنے لگے انسان اتنا بڑا ڈاکو ہے کہ وہ مکھیوں کا شہد بھی نہیں
چھوڑتا وہ بھی کھاجاتا ہے ۔ انسان کا وقت اگر ہے وہ یہی ہے کہ اس کے اندر
تفکر کی صلاحیت اللہ تعالیٰ نے فر مادی ہے انا ...کہ ہم نے اپنی امانت سموات
کا پیش کی انکار کر دیا ،تو ہمنے اپنی امانت زمین کو پیش کی منا کر دیا، کیا ہم
اس کے مطلق نہیں ہیں ہم نے اپنی امانت پہاڑوں کو پیش کی پہاڑوں نے کہا ہ
اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 98

Track 2

Time 16:50

۲۔بیماری کاروح سے کیا تعلق ہے؟

ایک صاحب ہیں شاہد بشیر صاحب یہ کہتے ہیں یہ ذہنی امراض کا سبب جو ہے
وہ روحانی تقاضونکی عدم تہزیم ہے یعنی اگر روح کے تقاضے پورے نہ کئے جا ئیں
تو آدمی ذہنی طور اس کے بارے میں پہلے بھی کئی بار عرض کیا جا چکاہے ،پھر
آپ اس کو سمجھ لیں کہ یہ جو ہمارا جسمانی نظام ہے یہ جسمانی نظام جو
ہے خود مختار نظام نہیں ہے یعنی ایسا نہیں ہے ہم یہ کہیں گے جی اس میں ہی
سب کچھ ہے اس کی مثا ل ہمارے سامنے ہے کہ جب تک اس مادی وجود کے اندر
روح موجود رہتی ہے مادی وجود چلتے رہتا ہے ،مادی وجود پھر تا ہے، مادی وجود
اور جب اس جسم میں سے مادی وجودمیں سے جو مادی وجود کوسنبھا لے ہوئے
جو نظام ہے روح کا نظاموہ جب اس جسم سے رشتہ توڑ لیتا ہے تو اس جسم
کی کو ئی مادی حیثیت ہی نہیں اس کے علاوہ مٹی ہے بھئی جب ہم مر جا تے
ہیں ہمیں نہلادھو لاکر کفن پہنا کر قبر میں ڈال دیا جا تاہے اور قبر میں سارا
جسم گو شت پوست کامٹی میں تبدیل ہو جا تا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہا
گر ہم بیمار بھی ہوتے ہیں وہ بھی جب ہی ہو تے ہیں جب ہمارے اندر روح
موجود ہوآپ نے کسی مردے آدمی کو بیمار ہو تے ہوئے نہیں دیکھا ہو گااگر ہم
صحت مند ہو تے ہیں تو صحت مند بھی اسی وقت ہو تے ہیں جب ہمارے اندر
روح ہوبھئی ایک آدمی مر گیا اس کا صحت سے کیا تعلق ،ایک آدمی مر گیا اس
کابیماری سے کیا تعلق، ایک آدمی مر گیا اس کا خوشی سے یا رنجیدے سے کیا
تعلق تو یہ جتنے بھی تقاضے ہیں زندگی کے غم ہے، خوشی ہے ،صحت ہے ،بیماری
ہے ،محبت ہے ،تعلق خاطر ہے یہ سب اسی وقت تکہے جب تک ہمارے اندر روح
کام کر رہی ہے اور جب ہمارے اندر سے روح نکل جا تی ہے آپ نے کبھی نہیں
دیکھا ہو گا کہ کو ئی مر دی جسم اٹھ کر بیٹھا ہو ،کسی مر دے جسم نے پا نی
مانگا ہو،کیسی مر دے جسم نے کسی کی شکا یت کی ہو،کسی مر دے جسم نے
یہ کہا ہو کیوں صاحب آپ مجھے گڈے میں ڈالکر جا رہے ہیں بند کر کے یعنی ا
س کی طرف سے کوئی بھی ایسی حرکت نہیں ہو تی جس کے بارے میں آپ یہ
کہیں کہ ا س سے بھی کوئی اختیار حاصل ہے اختیار بھی اسی وقت تک حاصل ہے
جب تک جسم کے اندر روح ہے روح جسم کے اندر نہیں ہو گی تو اختیار بھی
حاصل نہیں ہو گا تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ بیماری ہویا صحت ہو پر یشانی ہو
خوشی ہو تو اسی وقت تک اس کی حیثیت ہے جب تک آپ کے اس مادی
وجودمیں روح موجود ہے اب دو سری بات جو ہمارے سامنے وہ آتی ہے کہ جب
روح اس مادی وجود سے اپنا رشتہ توڑ لیتی ہے تو وجود تو برقرار رہتا ہے کچھ
عرصے کے لئے لیکن خوشی نہیں ہو تی جب خوشی نہیں ہو تی تو نہ خوشی
بھی نہیں ہو تی صحت نہیں ہو تی تو بیماری بھی ہو تی بیماری نہیں ہو تی تو

صحت بھی نہیں ہو تی اگر ہم کسی طریقے سے اپنی روح سے واقفیت حاصل
کرلیں تو ہم اس بات سے واقف ہوجا ئیں گے پریشانی کیا ہے غم کیا ہے اور
خوشی کیا ہے جب ہم پریشانی اور غم کی حیثیت جان جائیں گے اور خوشی کی
حیثیت جان جائیں گے تو ظاہر ہے ہم غم کی قریب نہیں جا ئیں گے خوشی کوہی
اپنا ئیں گے اور سچ بو لیں گے اورقرآن پاک کے حساب سے جو بات ہے وہ یہ ہے
الا انا اللہ خوف...یعنی جب آپ اپنی روح سے واقف ہو گئے او ر اور اللہ نے اپنی
رحمت سے اپنے فضل و کرم سے آپ کودوست بنالیا اب جیسے ہی آپ اللہ کے
دوستوں مکے گرہوں میں شریک ہو ئے شامل ہو ئے اب آپکے اوپر یہ قانون لاغو
ہو گیا کہ اللہ نے یہ فیصلہ فرما دیا ہے کہ اللہ کے جو دوست ہو تے ہیںانہیں
خوف اور غم ہو تا ہی نہیں ہے الا خوف ...جب خوف اور غم نہیں ہو گا تو
پریشانی بھی نہیں ہو گی ،بیماری بھی نہیں ہوگی، ذہنی ڈپلیشن بھی نہیں ہو
پریشانی سے نجات پا نے کے لئے ،غموں الام سے نجات پا نے کے لئے، بیماریوں سے
نجات پا نے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے آپ سے واقف ہوں اور ہمارا جو اپنا
آپ ہے یہ مادی وجود نہیں ہے اگر ہمارا اپنا مادی وجود ہو تا تو جی روح جب
اس سے رشتہ توڑ لیتی ہے تو اس وقت بھی اس کے اندر حرکت ہو تی ،اس وقت
بھی اس کے اندر قوت مدافیت ہو تی تو اولیا ء اللہ کا یہ بتا یا ہوا رستہ ہے کہ
بھئی تمہاری اصل جو ہے یہ مادی وجود نہیں ہے تمہاری اصل روح ہے ہجو
تمہارے اس مادی وجود کو چلا بھی رہی ہے، حرکت بھی دے رہی ہے ،حفاظت
بھی کررہی ہے اب یہ دیکھیں ایک آدمی سو رہا ہے سونے کی حالت میں بھی
آدمی آدھا تو مر دہ ہو ہی جا تا ہے جیسے مرے ہو ئے آدمی کو کچھ پتا نہیں ہوتا
ایسے سو ئے ہوئے آدمی کو بھی کچھ پتا نہیں ہو تا چونکے سو ئے ہو ئے آدمی میں
روح موجود ہے اس کے آپ سو ئی چبودیں پیر میں فوراً اٹھ کر بیٹھ جا ئے گا وہ
کہتے ہیں نہ سویا مرا برابر لیکن اگر مرے ہو ئے آ دمی کے پیر میں اگر آپ سوئی
چوبائیں اسے پتا ہی نہیں چلے گا نہ صرف یہ کہ سوئی چیوبوئیںہبلکہ اس کا
پوسٹ ماٹم کردیں ڈاکٹر لوگ پورا جسم چیڑ پھا ڑ کے رکھ دیتے ہیں کوئی بھی
سسکاری بھی نہیں بھر تا وہے یہ بھی نہیں کہتا بھئی مجھے کیوں کاٹ رہے
ہودل بھی نکال لیتے ہیں، پھیپھڑے بھی نکال لیتے ہیں، گر دے بھی نکال لیتے ہیں
دماغ کا اپریشن کر کے بھیجا بھی دیکھ لیتے ہیںکہاں چوٹ لگی تو پوری تاریخ
انسانی میں کو ئی ایک بھی مثال ایسی نہیں ہے کہ کو ئی مر دہ اٹھ کر بیٹھ گیا
اور اس نے یہ کہا ہو میرا گردہ کیوں نکال رہے ہو بھئی تو اس کا مطلب بھی
صاف ہے سو ئی ہو ئی حالت میں آدمی موت کے قریب ہو تا ہے جب موت
ایسی حالت میں ہو تی ہے لیکن وہ مر تا نہیں ہے روح اس کے ساتھ قائم ہوتی
ہے ہروح اس باڈی کی حفاظت کر تی ہے مچھر کاٹنے سے آدمی اٹھ جا تا ہے اٹھ
کربیٹھ گیا مچھروں نے ستایا اس سے ثابت یہ ہوا ہم جو اصل ہیں مادی وجود
نہیں ہے ہماری اصل روح ہےہے جب تک ہمارے اندر روح رہتی ہے ہم دیکھتے بھی
ہیں سنتے بھی ہیں ،محسوس بھی کر تے ہیں ،اور جب روح اس جسم سے اپنا

رشتہ توڑ لیتی ہے ہماری آنکھیں بھی ہیں لیکن ہم کچھ نہیں دیکھ سکتے ، ہمارے کان بھی ہیں لیکن ہم کچھ نہیںسن سکتے ، ہماری زبان بھی ہیں ہم کچھ نہیںبول سکتے ،تو اس سے بالکل پوری طرح ثابت ہوگیا کہ مادی جسم کی حیثیت جو ہے ایک ڈیلی ہے ایک عارضی انسان سے ہے ایک ٹوٹنے پھوٹنے والی ایسی حیثیت ہے اس جسم کی جو مٹی کے ذرات میں تبدیل ہو جا تے ہیں اب آپ یہ بھی دیکھیں انسان کے اندر کتنی غلا زت بھری ہو ئی ہے لیکن جب تک روح ہے تو آدمی سڑتا ہی نہیں ہے اور جیسے ہی روح نکلی کچھ عرصے کے بعد جناب وہ پیٹ بھی پھول جا تا ہے اور سڑان بھی ہو جا تی ہے اور لوگ اس بات سے اتنے کائف ہو تے ہیں مر نے کے بعد ہر شخص کی زبان پر ایک ہی بات ہو تی ہے جلدی کرو ،جلدی کرو ،جلدی کرو کیوں جلدی کروں اس لئے جلدی کرو کہ سب کو یہ معلوم ہے کہ خدانخواستہ لاش خراب ہو گئی اوربدبو پھیل گئی تو ایک تو لاش کی اس مر دے کی بے حرمتی ہو گی اور دو سری یہ کہ بیماریاں پھیل جا ئیں گی لیکن جب تک وہ آدمی زندہ ہے لیکن جب تک آدمی زندہ ہے وہ معزور ہے ہاتھ پیر اس کے کام نہیں کر رہے فالج اس کو گر گیا ہے اس کا جسم نہیں سڑ تا یہ بھی ثابت ہوا کہ ہمارا جو مادی وجود ہے اس کی حیثیت ثانوی ہے حقیقی حیثیت کچھ ہے تو وہ روح کی ہے اگر ہمارے جسم کے اندر روح موجود ہے تو ہم سڑتے بھی نہیں ہیں اگر ہمارے جسم کے اندر روح موجود ہے تو ہمیں تکلیف کااحساس بھی ہو تا ہے اگر ہمارے جسم کے اندر روح موجود ہے تو خوش بھی ہو تے ہیں ،اگر ہمارے جسم کے اندر روح موجود ہے تو ہم سردی گر می کااحساس بھی کر تے اگر ہمارے جسم کے اندر روح موجود ہے تو ہم اولاد بھی ہیں ہم باپ بھی ہیں ،ہم مان بھی ہیں،ہم بہن بھی ہیں ،ہم بھا ئی بھی ہیں لیکن جیسے ہی روح جسم سے نکل جا تی ہے ہم اب ہم نہ باپ ہیں نہ ماں ہیں نہ اولاد ہیں ،نہ کو ئی رشتہ داری ہے وہی لوگ جو انتہا ئی درجے چا ہتے ہیں اپنے والدین کو ان کے ا وپر بڑی سی بڑی رقمیں خرچ کرتے ہیں یہ اچھا ہو جا ئے کسی نہ کسی صورت سے تو وہ ہی اولاد یہ کہتی ہے جلدی کرو اس کو گڈھے میں ڈال کر آئو کیوں اس لئے کہ یہ بات طے ہو گئی ہے کہ اس باڈی کے اندر اس مادی وجود کے اندر کسی قسم کی محسوس کر نے کی صلاحیت ختم ہو گئی اب نہ اس کے اوپرکو ئی داوائی کام کر ے گی نہ اسے اوپر کو ئی فزیو تھرا پی کام کر ے گی ،نہ یہ ہمارے بات سنے کا نہ اپنی بات سنا سکتا ہے اب یہ مادی وجود جو ہے مٹی کاڈھیر ہے تا فن کا ڈھیر ہے اس کے علاوہ ا س کی کو ئی حیثیت نہیں ہے اس بات کوآپ جتنا بھی سوچیں اور گھر میں جاکر آپ سوچنی چا ہئے رات کو سونے سے پہلے یہ بات ضرور سوچنی چا ہئے کہ ہمارا یہ مادی وجود اصلی ہے یا اس مادی وجود کو چلانے والی اصلی ہے آپ کے سامنے بالکل واضع طور پر دن کی روشنی کی طرح یہ بات آجا ئے گی کہ مادی وجود کی کو ئی حیثیت نہیں ہے اصل حیثیت روح کی ہے روح میں ہی خوشی ہے روح میں ہی غمی ہے روح ہی میں سکون ہے ،روح ہی مان بنتی ہے ،روح ہی باپ بنتا

ہے،روح ہی اولاد ہے اور جب روح اس کے اندرسے نکل جا تی ہے توکچھ بھی
نہیں ہو تا کبھی آپ نے دیکھا ہے کسی مر دہ آدمی کی آپ نے کسی نے شادی کی
ہو ،مر دے کی مردے سے شادی ہو ئی ہو بچے پیدا ہو ئے ہوں کبھی آپ نے کسی
مر دہ ماں کو دیکھا ہے کہ ماں کے بچے کو دودھ پلایا ہوکبھی آپ نے یہ مردے
آدمی کو دیکھا کہ آپ نے اسس پر نشتر لگا یا ہو اس کے اندر سے خون نکلا
ہو،کبھی آپ نے کسی مر دہ آدمی کو دیکھا کبھی آپ نے اس کے اوپر تیز کھولتا
ہوا گرم پانی ڈال دیا ہو اور اس نے کہاہو یہ کیا کر رہے ہو مجھے کیوں جلا رہے
ہو اب ہندو لوگ جو ہیں جلا دیتے ہیں چیتا پر رکھ کر کبھی کسی مردے نے
مزاحمت نہیں کی کہ مجھے جلاکیوں رہے ہومسلمان انسانی احترام کے پیش
نظر اس مردے کو قبر میں دبا دیتے ہیں کہ بے حرمتی نہ ہوکبھی کسی مر دے نے
یہ نہیں کہا قبر ستان جاکرارے بھا ئیومجھے یہاں کیو ں کس لئے چھوڑ کر جا
رہے ہو،بھئی یہاں کیڑے مکوڑے ہو نگے مجھے کھا جا ئیں گے اور میری تو تم نے
ہوا بھی اس طرح بند کر دی کہ بھئی ذرا سی بھی ہوا نہ جا ئے وہ تختے لگا تے
ہیں اس پربھی مٹی لگا کر ہوا بند کردیتے ہو تو اس کا مطلب یہ ہوا مادی وجود
کی حیثیت نہیں ہے اصل اگر انسان کوئی ہے تو وہ روح ہے اور جب کو ئی
آدمی اصل انسان سے واقف ہو جا تا ہے تو اس بات سے بھی ہوواقف ہو جا تا
ہے کہ خوش رہنا کیا چیز ہے غمگین ہونا کیا چیز ہے بیماری کس طرح آتی ہے
اور جب کو ئی بندہاپنی روح سے واقف ہو جا تا ہے اور اللہ تعالیٰ کا دوست بن
جا تا ہے اور اللہ تعالیٰ کے دوست کے ذریعے خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے
دوستونکوغم اور خوف نہیں ہو تا اب اس کا بہت آسان طریقہ یہ ہے کہ ہر
شخص رات جو سونے سے پہلے دس منٹ بیٹھ کر لیٹ کر جس طرح بھی ممکن
ہے اس بات پر غور کر ے کہ میری جسم کی حرکات و سکنات کیا ہے اور کس کے
ساتھ ہے کیا جسم کی حرکات و سکنات

Independent

ہیں خود مختار ہیں یا غیر مختاری ہیں ظاہر ہے جتنا بھی غوروفکر کر یں گے
غوروفکر میں آپ کو یہی بات ملے گی کہ جسمانی گوشت پوست کا جسم کو کو
ئی بھی اختیار نہیں ہے نماز بھی آدمی اسی وقت پڑھتا ہے جب اس کے اندر
روح ہو تی ہے ،غصہ بھی آدمی جب ہی کر تا ہے جب روح ہو تی ہے معافی
بھی آدمی جب ہی مانگتا ہے جب روح ہو تی ہے کھانابھی اسی وقت کھا تا ہے
جب اس کے اندرروح ہو تی ہے، اب جتنا آپ اسے تلاش کر یں گے اسی کے حساب
سے آپ اپنی روح سے واقف ہوجائیں گے اور جیسے جیسے کو ئی بندہ اپنی روح
سے واقف ہو تا ہے اسی مناسبت سے اس کے زندگی میں
پریشانیاں ،بیماریاں ،مصبتیں ،بے یقینی ،شوق و شہبات وسوسے نکل جا تے ہیں
اور جب وسوسے شوق وشہبات نکل جا تے ہیں تو یقین کی دنیا میں داخل ہو جا

تا □□ یقین کی دنیا میں ن□ بیماری □□ ن□ پریشانی □□ ن□ کسی قسم کی کو ئی مشکل □□ □ ا ختتا م

★★★★★★★.